

جناب نقیث کر نل ریشارڈ محمد اعظم اکوہ ننگ

قتیبہ بن مسلم (فاتح چین و ترکستان)

عہد بنو امیہ میں خلیفہ ولید بن عبدالملک کی خلافت کے زمانے میں عین نامور سپہ سالار اور فتح سامنے آئے جنہوں نے اسلام کی عظمت کو پھیلانے اور رسول عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام یورپ، چین اور برصغیر تک پہنچانے میں وہ کارنامے سرانجام دیئے جن کی مثال خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت کی توسیع مملکت اور تبلیغ اسلام کے علاوہ کم ہی ملے گی۔ یہ عینوں فاتح جن کے ذریعے اسلام کا نام شمالی افریقہ سے ہوتا ہوا سپین اور یورپ تک۔ سنٹرل ایشیاء کی ترک ریاستوں سے چین تک اور سندھ کی بندرگاہ دیبل کی فتح کے بعد ملتان تک پہنچا۔ ولید بن عبدالملک کی وفات کے بعد اس کے بھائی سلیمان بن عبدالملک کے خلیفہ بن جانے کے بعد اس کے ہاتھوں ایک سے انجام کو پہنچے۔ خلیفہ سلیمان اور تاریخ دونوں نے ان عینوں نامور جرنیلوں کے ساتھ وہ انصاف نہیں کیا جس کے وہ مستحق تھے۔ خلافت میں تبدیلی کے بعد نوجوان فاتح محمد بن قاسم جو اپنی فتوحات ابھی تک پوری نہیں کر پایا تھا اور ملتان تک ہی پہنچا تھا کہ واپس بلا لیا گیا اور حجاج بن یوسف کا بھتیجا ہونے کی جرم کی پاداش میں اس صلح نوجوان کو اذیتیں دیکر سزائے موت دیدی گئی۔ فاتح اندلس موسیٰ بن نصیر کے ساتھ واپسی پر اس سے بھی زیادہ اندوہناک سلوک کیا گیا۔ اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ اس نے بستر مرگ پر پڑے ہوئے خلیفہ ولید کی موت کے بعد دار الحکومت پہنچنے کی ان ہدایات پر عمل نہ کیا جو اسے سلیمان نے جھوٹی تھیں۔ سلیمان چاہتا تھا کہ موسیٰ بن نصیر اس رفتار سے سفر کرے کہ اندلس کی بے کراں دولت اسکی تخت نشینی کے بعد دمشق پہنچے۔ قتیبہ بن مسلم جو خراسان کا والی تھا۔ خلافت میں تبدیلی کے فوراً بعد اس کے ماتحت ایک قبیلے بنو تمیم میں ایک سردار مقرر کر دیا گیا، جس نے والی خلافت بطاوت کردی۔ قتیبہ اس معرکے میں مارا گیا اور اس کا سر قلم کر کے خلیفہ کو بھیج دیا گیا۔ قتیبہ بن مسلم جس کا پورا نام قتیبہ بن مسلم ابو حفص الباہلی ہے۔ سن ۴۹ ہجری (مطابق ۶۶۰ء) میں عربوں کے قبیلے الباہلی میں پیدا ہوا۔ قتیبہ کی ابتدائی زندگی کے بارے میں اسلامی تاریخ کچھ زیادہ مستند تفصیلات فراہم نہیں کرتی۔ سوائے اس کے کہ جوانی میں قتیبہ عبدالرحمن بن محمد بن الاشعب کے خلاف لڑائی میں حجاج کی نظر میں آیا۔ جس نے اس کی عسکری اور

انتظامی صلاحیتوں کو بھانپ لیا تھا۔ حجاج بن یوسف اس زمانے میں مشرقی صوبوں کا گورنر تھا اور چاہتا تھا کہ ترکستان میں باغیوں کی روزروزی بغاوتوں کا خاتمہ کر کے ان علاقوں کو مستقل طور پر مملکت اسلامیہ میں شامل کر دیا جائے۔ اسکی خواہش تھی کہ اگر یزید بن مہملہ (جو سلیمان کے بہت قریب تھا) کو ہٹا کر قتیبہ بن مسلم کو خراسان کی ولایت دے دی جاتی تو چھوٹی چھوٹی بادشاہتوں کا قلع قمع جلد ہو سکے گا۔ خلیفہ ولید نے حجاج کے مشورے سے قتیبہ کو خراسان کا والی مقرر کر کے یہ کام سونپا کہ وہ تمام علاقے اور چھوٹی ریاستیں جنہوں نے ابھی تک مکمل طور پر خلافت اسلامیہ کا تسلط قبول نہیں کیا تھا اور سرکوبی کی ہر مہم کے تھوڑے عرصے بعد بغاوت کا علم بلند کر دیتی تھیں کو فتح کر کے مملکت اسلامی کے زیر نگیں لے آئے۔ تاکہ ان یورشوں کا یکبارگی خاتمہ ہو سکے۔

قتیبہ بن مسلم (۸۵ھ - ۸۷ھ) میں خراسان کا والی مقرر ہو کر مرو آیا تو اس کے سامنے اپنے فن سپہ گری کی قدرتی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے وسیع مواقع موجود تھے۔ مختصر عرصے میں قتیبہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور سلطنت بنو امیہ کو اس قدر علاقے فتح کر کے دیئے کہ اس کا شمار امویوں کے عظیم ترین فاتح جرنیلوں میں ہونے لگا۔ اپنے تقرر کے فوراً بعد قتیبہ نے ۸۶ھ میں پہلے ترکستان پر لشکر کشی کی مگر صفانیان پر حملے سے پہلے وہاں کے حاکم نے اطاعت قبول کر لی اور کثیر رقم اور تحفے تائف دے کر اپنے ہاں مہمان ٹھہرایا۔ صفانیان کے بعد قتیبہ نے طغارستان کا رخ کیا۔ ہومان اور کفیان کے حکمرانوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ صفانیان کے حاکم کی تقلید میں بغیر لڑے اطاعت قبول کر لیں۔ ان فتوحات کے بعد قتیبہ اپنے بھائی صلح کو مفتوحہ علاقوں کا نگران مقرر کر کے واپس مرو آگیا۔

۸۷ھ میں قتیبہ بخارا کی طرف متوجہ ہوا۔ بادغیس کے حکمران نیزک نے کچھ مسلمانوں کو قید کر رکھا تھا۔ نیزک نے قتیبہ کا خط ملے ہی قیدیوں کو چھوڑ دیا اور اس کے بعد ترکستان کے کچھ معرکوں میں قتیبہ کا مددگار رہا۔ قتیبہ نے دریائے جیسون عبور کر کے بیکند کی طرف پیش قدمی کی مگر بیکند کے لوگوں نے پیشگی خبر پا کر آس پاس کی ریاستوں سے مدد طلب کی۔ ان ریاستوں کی افواج نے آگے بڑھ کر قتیبہ کے سارے راستے روک لئے اور وہ تقریباً دو مہینے تک دشمن کی فوجوں کے زخموں میں بہا مگر آخر کار ان کو شکست دے کر بیکند کے شہر میں قلعہ بند ہونے پر مجبور کر دیا۔ محصورین شہر کچھ عرصہ بعد صلح کے طالب ہوئے۔ صلح کی شرائط طے کر کے قتیبہ بیکند میں ایک مسلمان حاکم تعینات کر کے واپس مرو لوٹ گیا۔ مگر وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ شہر والوں نے بغاوت کر کے حاکم اور اس کے عملے کو قتل کر دیا۔ یہ خبر ملے ہی قتیبہ راستے سے واپس لوٹ آیا اور شہر کو دوبارہ فتح کر کے باغیوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اس معرکے میں بے حساب دولت

مسلمانوں کے ہاتھ آئی۔ سن ۸۸ ہجری میں قتیبہ بخارا پر پھر حملہ آور ہوا حملے کے دوران دو اور شہر نو مشکت اور رامینہ فتح کر لئے۔ ۸۹ھ میں مجدد جنگیں ہوتی رہیں۔ مگر عموماً بے نتیجہ رہیں۔ ۹۰ھ میں قتیبہ بخارا پر عیسوی بار حملہ آور ہوا۔ اس بار بخارا والوں نے سخت مزاحمت کی بخارا کے بادشاہ نے ترکوں اور سفدوں سے امداد طلب کی لیکن مدد پہنچنے سے پہلے قتیبہ شہر کا محاصرہ کر چکا تھا۔ ترکوں اور سفدوں کی امداد کی امید کی وجہ سے اہل بخارا کے حوصلے اس قدر بلند تھے کہ وہ شہر سے باہر نکلے اور شہر کے قریب ہی نہر عبور کر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہو گئے اور پہلے حملے میں اسلامی لشکر کو دھکیلتے ہوئے پیچھے لے گئے۔ اسی اثناء میں اسلامی لشکر کا ایک دستہ بخارا پر نئے انداز سے حملہ آور ہوا اور نعرہ تکبیر کی صداؤں میں دشمن کے قلب پر اس زور شور سے حملہ کیا کہ ترک اور سفدوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ ترک اور سفد دونوں نہایت بہادری اور بے جگری سے لڑے۔ مگر شکست کھائی۔ بخارا پر اسلامی پرچم لہرا دیا گیا۔ بادغیس کا حکمران نیزک جس نے کبھی بنی تمیم کے مسلمانوں کو قیدی بنالیا تھا اور مسلمانوں کو آزاد کر کے صلح کا طالب ہوا تھا۔ قتیبہ کا معاون اور مددگار بن گیا۔ اس دوران مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت اور مسلسل فتوحات کے باعث وہ اپنے دل میں قتیبہ کی طرف سے خوفزدہ رہنے لگا تھا۔ ایک روز قتیبہ سے اجازت لے کر وہ طارستان چلا گیا اور وہاں اس نے بلخ، مردانزود، طالقان، فاریاب، جوزجان وغیرہ کے حاکموں کو ساتھ ملا کر بغاوت کا علم بلند کر دیا۔ اس وقت موسم سرما شروع ہونے والا تھا۔ قتیبہ نے اپنے بھائی عبدالرحمن کو بلخ پر قبضہ کرنے کیلئے طارستان بھیجا اور خود دوسرے باغی فرمان رواؤں کی طرف بڑھا اور ایک خوزیز معرکے کے بعد طالقان فتح کر لیا۔ اس کے بعد قتیبہ فاریاب کی طرف متوجہ ہوا۔ ہجری سن ۹۱ شروع ہو چکا تھا اور فاریاب کے بعد جوزجان اور چھوٹی چھوٹی دوسری ریاستیں یکے بعد دیگرے قتیبہ کے آگے سپر انداز ہوتی رہیں۔ اور قتیبہ وہاں اپنا تسلط قائم کر کے آگے بڑھتا رہا۔ نیزک بھاگ کر فرغانہ پہنچ گیا اور قلعہ الکزر میں حصار بند ہو گیا۔ قتیبہ نے دو ماہ تک محاصرہ کرنے کے بعد اسے گرفتار کر کے اس کے ساتھیوں سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اسی سال قتیبہ نے شومان فتح کیا جس کے فرمان روا نے مسلمانوں کو نکال دیا تھا اور طاقت کے گھمنڈ میں دو میں سے ایک قاصد کو قتل کر دیا تھا جو قتیبہ نے بغاوت سے باز آنے کا پیغام دے کر بھیجے تھے۔ شومان کے بعد قتیبہ نے کش اور نصف فتح کئے جہاں کے باشندوں نے شومان کے باغیوں کی مدد کی تھی۔

۹۳ھ میں خوارزم نے اپنے بھائی خرزاد کے ہاتھوں مجبور ہو کر از خود قتیبہ کی مدد چاہی جو اپنے کمزور بھائی خوارزم شاہ کو بے بس کر کے امور سلطنت پر قابض ہو گیا تھا۔ رعایا اس کے مظالم سے تنگ تھی۔ قتیبہ نے فوج کشی کر کے خرزاد کو قتل کر دیا اور سلطنت خوارزم کے حوالے کر دی۔ جس نے حسب وعدہ اطاعت قبول کر کے بہت سامان و دولت بطور نذرانہ قتیبہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اسی سال قتیبہ سمرقند کو

بھی فتح کرنے نکلا کیونکہ سرقند والوں نے ترکستان کی جنگوں میں مسلمانوں کے خلاف ان کے دشمنوں کی مدد کی تھی۔ اہل سرقند جو سختی تھے قتیبہ کے حملے کی تاب نہ لا کر شہر کے اندر قلعہ بند ہو گئے۔ قتیبہ نے ایک ماہ تک محاصرہ جاری رکھا۔ سختیوں نے تنگ آکر شاش اور فرغانہ کے حکمرانوں کے پاس پیغامات بھیجوائے کہ ہماری حفاظت کو اپنی حفاظت سمجھ کر مدد کرو ورنہ کل یہ دن تمہیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ قتیبہ کی فتوحات کو ترکستان کے تمام فرمان روا خوف و خطر کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔ اس لئے تمام حکمران سختیوں کی مدد کیلئے تیار ہو گئے۔ ان حکمرانوں نے باہم مشورہ کیا اور آخر سب نے مل کر ایک زبردست لشکر تیار کیا اور اسے خاقان چین کے بیٹے کی سرکردگی میں قتیبہ پر حملہ کرنے کیلئے روانہ کیا۔ قتیبہ کو اس کی خبر ہو گئی تھی اور اس نے اپنے بھائی صلح کو چند سو منتخب جان نثاروں کے ساتھ اس فوج کا دستہ روکنے کیلئے بھیجا۔ صلح نے اپنے لشکر سے خنئیں اور نصر کی کمان میں دو دستے شاہراہ کے دائیں بائیں کمین گاہوں میں چھپا دیئے تھے رات گئے جیسے ہی دشمن کی فوج ادھر پہنچی صلح نے اس پر حملہ کر کے اسے روک دیا۔ اتنے میں خنئیں، خنئیں اور نصر کے دستے کمین گاہوں سے نکل کر دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ خاقان چین کے بیٹے نے بڑی جرات اور بہادری سے مقابلہ کیا لیکن آخر کار شکست کھائی۔ اس جنگ میں دشمن نے بھاری نقصان اٹھایا اور بہت سا قیمتی اسلحہ اور ساز و سامان مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اس شکست کی خبر سختیوں کو پہنچی تو ان کی ہمتیں اور زیادہ پست ہو گئیں۔ اب ان کیلئے کوئی سارا باقی نہ رہا تھا۔ قتیبہ نے محاصرہ اور زیادہ سخت کر دیا۔ تاہم اہل سرقند نے پھر بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ لیکن ان کے لئے مصالحت کے سوا کوئی دوسرا راستہ باقی نہیں رہ گیا تھا اہل سرقند نے ہتھیار ڈال دیئے اور قتیبہ کی حسب ذیل شرائط پر صلح منظور کر لی۔ (۱) اہل سرقند ۱۲ لاکھ خراج دیا کریں گے۔ (ب) اس سال میں ہزار سوار دیں گے۔ (ج) مسلمان شہر میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوں گے اور ان کے داخلے کے وقت مسلح نفری مٹائی جائے گی۔ (د) مسلمان سرقند میں مسجد بنا کر نماز پڑھیں گے اور خطبہ دیں گے۔ ان شرائط کے مطابق مسلمانوں نے شہر میں داخل ہو کر مسجد تعمیر کی اور خطبہ دیا جس میں اعلان کیا گیا کہ فتح افواج صلح کی رقم کے علاوہ کسی اور چیز کو ہاتھ نہیں لگائیں گی۔ اہل سرقند بہت پرست تھے۔ قتیبہ نے ان کے بتوں کو آگ لگادی۔ بہت سے سختی قتیبہ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ شاش اور فرغانہ کے فرمان رواؤں نے اہل سرقند کی مدد کی تھی۔ ۹۳ھ میں قتیبہ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی قتیبہ نے اہل خوارزم کش اور نسف کی فوج پر مشتمل لشکر بھیج کر شاش پر قبضہ کیا اور خود فرغانہ کے دارالسلطنت کا شان کو فتح کرتے ہوئے چین کی سرحدوں تک آن پہنچا۔ اس فتح کے تھوڑے ہی عرصے بعد قتیبہ کو حجاج کے مرنے کی خبر ملی اور وہ مرد لوٹ آیا۔ حجاج کی موت نے قتیبہ کو پریشان اور فکر مند کر دیا تھا۔ کیونکہ حجاج بن یوسف اس کا مربی اور ہمدرد

تھا اور ہر مشکل میں وہ اپنے جرنیلوں کے کام آتا تھا۔ قتیبہ کی یہ پریشانی خلیفہ ولید کے خط نے دور کر دی۔ خلیفہ نے لکھا تھا:

”امیر المؤمنین تمہاری محنت، اسلام کی خدمت اور دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری جرات و شجاعت سے واقف ہیں۔ وہ تمہیں ایسا مرتبہ عطا کریں گے جو تمہاری شان کے مطابق ہوگا۔ اب جنگوں کو پورا کرو اور رحمت خداوندی کے متوقع رہو۔“ حجاج کی موت نے جہاں قتیبہ کو پریشان کر دیا تھا وہاں اس خط نے قتیبہ کو ذہنی طور پر بحال کر دیا۔ ۹۲ھ میں قتیبہ نے بڑے اہتمام کے ساتھ چین پر فوج کشی کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اس نے حفاظت کے خیال سے مجاہدین کے اہل و عیال کو سرقند منتقل کر دیا اور فرغانہ سے ہوتا ہوا کاشغر فتح کیا اور پھر وہاں سے چین کی سرحدوں کے اندر تک بڑھتا چلا گیا۔ خاقان چین مسلمانوں کی فتوحات سے باخبر تھا۔ اس نے قتیبہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا ایک وفد میرے پاس بھیجواؤ تاکہ ان سے گفتگو کر کے تمہارے مقاصد کا علم ہو سکے۔ قتیبہ نے ہیرہ بن شرح کے ساتھ دس فصیح اللسان دانش مندوں کو روانہ کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ خاقان چین کو بتلادیں ”کہ میں (قتیبہ) نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تمہاری زمین کو اپنے پیروں تلے پامال کر کے خراج وصول نہ کر لوں واپس نہیں جاؤں گا“ خاقان چین سے ملاقاتوں کے دوران جب اسکی دھمکیاں ہیرہ اور اس کے وفد پر اثر انداز نہ ہوئیں تو اس نے ترکستان کی ریاستوں کے حشر کی مثال سامنے رکھتے ہوئے اسلامی لشکر سے خواہ مخواہ الجھنے کا راستہ ترک کر کے اطاعت قبول کرنے پر راضی ہو گیا اور جزیہ اور بہت سے قیمتی تحائف دے کر وفد کو قتیبہ کے پاس واپس بھیجوا دیا۔ قتیبہ کا مقصد چین کو فتح کرنا نہیں بلکہ خاقان چین کے خطرہ کی پیش بندی کرنا تھا۔ اس لئے قتیبہ نے خاقان کے مصالحتانہ رویہ پر جزیہ قبول کر کے فوج کشی کا ارادہ ترک کر دیا اور واپس لوٹ آیا اس مہم کے کچھ عرصہ بعد ۱۷ جولائی ۹۳ھ بمطابق جمادی الثانی ۹۲ھ ولید بن عبدالملک وفات پا گیا۔ اس کی جگہ سلیمان بن عبدالملک جو اس کا چھوٹا بھائی تھا تخت نشین ہوا۔ ولید نے ایک بار اپنے بھائی سلیمان کی بجائے اپنے بیٹے عبدالعزیز کو ولی عہد مقرر کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس معاملہ میں حجاج بن یوسف اور قتیبہ بن مسلم نے خلیفہ کی حمایت کی تھی۔ اس لئے سلیمان ان دونوں ہی کے سخت خلاف تھا۔ سلیمان میں دوسری خوبیوں کے علاوہ اعتقاد کا جذبہ بہت زیادہ تھا چنانچہ جن لوگوں سے ولی عہدی کے زمانہ میں اس کو کسی قسم کی شکایت تھی۔ ان کا انجام اچھا نہ ہوا۔ ان میں بڑے بڑے فاتحین جن میں موسیٰ بن نصیر، محمد بن قاسم اور قتیبہ بن مسلم جیسے لوگ شامل تھے۔ بے دردی سے قتل کر دیئے گئے۔ سلیمان بن عبدالملک نے خلیفہ بننے کے ساتھ ہی حجاج کے زمانہ کے حکام کی داروگیر شروع کی تو قتیبہ کو اس کی جانب سے خوف پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اس نے پہلے سلیمان کو کئی خط لکھے جس میں اپنی وفاداری کا یقین دلایا اور اپنی فتوحات اور خدشات

کی تفصیل لکھ کر آخر میں دھمکی دی کہ اگر خلیفہ نے قتیبہ کو معزول کر کے یزید بن مہلب کو خراسان کا والی مقرر کیا تو وہ بغاوت کر دے گا۔ یزید بن مہلب خلیفہ کے جتنا قریب تھا وہ قتیبہ کو انتہائی ناپسند تھا۔ کچھ تو ان دنوں قتیبہ کو معزول کرنے کی افواہیں زوروں پر تھیں اور کچھ قتیبہ کو خلیفہ سے بدگمانی اس قدر زیادہ تھی اور اسے یقین ہو گیا تھا کہ سلیمان اس کی ولید سے وفاداری کی سزا اسے کسی وقت دے کر اس کے خون سے ہاتھ رنگ سکتا ہے۔ قتیبہ نے بیعت فسخ کر کے بغاوت کا علم بلند کر دیا۔ قبیلہ بنو تمیم اپنے سردار وکیع کی سربراہی میں خلیفہ کی طرف سے قتیبہ کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور ہزاروں عجمیوں کو ساتھ ملا کر قتیبہ کے مقابلے میں آگیا۔ یہ واقعہ ذوالحجہ ۹۶ھ کا ہے۔ دونوں میں سخت خونریز جنگ ہوئی اور قتیبہ اپنے بھائیوں اور بیٹوں سمیت مارا گیا۔ قتیبہ کا سر قلم کر کے سلیمان کے پاس بھیجا دیا گیا۔ قتیبہ کے قتل کے بعد سلیمان نے جیسے کہ متوقع تھا یزید بن مہلب کو خراسان کا والی مقرر کر دیا۔ قتیبہ بن مسلم اپنے انجام سے قطع نظر ایک ایسا عظیم فتح ایک ایسا زیرک سپہ سالار تھا جس کے ہاتھوں سلطنت اسلامیہ کی سرحدیں چین تک وسعت پزیر ہوئیں۔ ترکستان میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ بے جگری سے لڑنے والے بہادر اور غیور ترکوں نے مشرف بہ اسلام ہو کر آنے والے وقتوں میں اسلام کے لئے علم و آگہی کے وہ سرچشمے جاری کئے تھے کا فیض آج تک جاری ہے۔ بلخ، بخارا، سمرقند، تاشقند، کاشغر، صغانیان، شومان اور خوارزم کے علاوہ بے شمار چھوٹے چھوٹے جنگجو قبائل پر مشتمل ریاستوں کو مسلمان بنانے اور خلافت اسلامیہ کا مطیع بنانے والا قتیبہ بن مسلم تھا۔ خاقان چین جس کے غرور کی کوئی حد نہ تھی قتیبہ کے سامنے ٹھکنے پر مجبور ہوا۔ قتیبہ بن مسلم کی فتوحات صرف لشکر کشی اور جدال و قتال کی کہانیاں نہیں۔ اسکی زیادہ تر کامیابیاں اسکی انتظامی صلاحیت اس کی سیاسی بصیرت اور اسکے فہم و فراست کی منہ بولتی مثالیں ہیں۔ اس نے طاقت صرف وہاں استعمال کی جہاں اسکی اشد ضرورت تھی یا جہاں اطاعت قبول کروانے کا دوسرا کوئی راستہ نکلتا نظر نہ آیا۔ قتیبہ نے بلاوجہ طاقت کے استعمال سے حتی الوسع گریز کیا۔ قتیبہ کے قتل پر ایک خراسانی نے اپنے ایک عرب دوست سے کہا تھا ”تم لوگوں نے قتیبہ بن مسلم کی یہ عزت کی ہے کہ اسے قتل کر دیا۔ اگر یہ شخص ہمارے ملک میں ہوتا تو ہم اسے تالوت میں محفوظ کر لیتے اور اسکی برکت سے لڑائیوں میں فتح پاتے“

(اس مضمون کی ترتیب و تدوین میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا)

(۱)۔ تاریخ اسلام حمد بنو امیہ شاہ معین احمد ندوی (۲) اردو دائرہ معارف اسلامیہ (۳) البیہقی ص: ۳۳۰

۳۳۲، ۳۳۴، ۳۵۴ اور بعد مطبوعہ HOUTSMA (۴)۔ البلاد زئی صفحہ: ۴۱۹ تا ۴۲۶ مطبوعہ DEGOEJE

(۵)۔ المسعودی مروج صفحہ: ۳۲۰ تا ۳۲۳ مطبوعہ PARIS